12376-اسلام کی دعوت

سوال

اسلام کی دعوت کس طرح دی جائے ؟

پسندیدہ جواب

اللہ عزوجل نے انسان کو پیدا کیا اوراسے زمین میں بسانے کے بعد ویسے ہی بیکار نہیں چھوڑ دیا بلکہ اس کی ضروریات کھانے پینے اورلباس وغیرہ کا انتظام فرمایا اور مختلف ادوار میں ایسا منہج نازل فرمایا جس پر چلتے ہوئے وہ ھدایت یافتہ بن جائے ۔

انسانیت کی ہر زمانے اوردور میں اور ہر جگہ پر اصلاح اور سعادت صرف اور صرف اللہ تعالی کے نازل کردہ منہج پر چلنے اوراس کی اتباع کرنے سے حاصل ہوتی ہے اوراس کے علاوہ جو بھی ہے اسے ترک کرنا ہوگا ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{اوریہ دین میرا راستہ ہے جو صراط مستقیم ہے تواس پر چلو، اوردوسری راہوں پر مت چلواس لیے کہ وہ راہیں تمہیں اللہ تعالی کی راہ سے جدا کردیں گے اس کا تمہیں اللہ تعالی نے تاکیدی حکم دیا ہے تاکہ تم پرہیزگاری اختیار کرو} الانعام (153) ۔

اسلام آسمانی ادیان میں سے آخری دین اور قرآن کریم آسمانی کتابوں میں اخری کتاب اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم انبیاء ورسل میں آخری نبی ہیں جنہیں اللہ تعالی نے اس دین کو سب لوگوں تک پہنچانے کا حکم دیا ہے ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{اورمیرے پاس یہ قرآن بطوروحی بھیجا گیا ہے تاکہ میں اس قرآن کے ذریعہ سے تم کواوران سب کوجنہیں یہ قرآن پہنچے ڈراؤں} الانعام (19) ۔

اللہ تبارک وتعالی نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کوسب لوگوں کی طرف نبی اوررسول بنا کر بھیجا ہے جیسا کہ اللہ تعالی نے اپنے اس فرمان میں ذکر کیا ہے :

{آپ کہہ دیجئے اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ تعالی کا رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں} الاعراف (158) ۔

اوردعوت اسلام کا عمل سب اعمال سے افضل ہے اس لیے کہ اس دعوت وتبلیغ میں لوگوں کوصراط مستقیم کی طرف راہنمائی اورھدایت ملتی اورانہیں دنیا وآخرت کی سعادت مندی نصیب ہوتی ہے ۔

اللہ تبارک وتعالی کے فرمان کا ترجمہ کچھ اس طرح ہے :

{اوراس سے زیادہ اچھی بات والا کون ہے جواللہ تعالی کی طرف بلائے اوراعمال صالحہ کرے اوریہ کہے کہ یقینا میں مسلمانوں میں سے ہوں} فصلت (33) ۔

اور دعوت الی اللہ کا کام کرنا بہت ہی اچھا پیغام اور انبیاء ورسل کا طریقہ ہے ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کردیا کہ ان کی زندگی اور ان کی رسالت دعوت الی اللہ اور ان کے پیروکاروں کا طریقہ بھی دعوت الی اللہ ہی ہے

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{آپ کہہ دیجئے میری راہ یہی ہے میں اور میرے متبعین پورے یقین وبصیرت اور اعتماد کے ساتھ اللہ تعالی کی طرف بلا رہے ہیں ، اور اللہ تعالی پاک ہے اور میں مشرکوں میں سے نہیں} یوسف (108) ۔

عمومی طور پر مسلمان اور خصوصی طور پر علماء کرام اسلام کی دعوت دینے کے مامور ہیں جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کے اس فرمان میں ہے :

{تم میں سے ایک جماعت ایسی ہونی چاہیئے جو بھلائی کی طرف بلائے اور نیک کاموں کا حکم دے اور برے کاموں سے روکے ، اور یہی لوگ فلاح ونجات پانے والے ہیں} آل عمران (104) ۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی فرمان ہے :

(میری طرف سے دوسروں کو تبلیغ کرو اگرچہ ایک آیت ہی کیوں نہ ہو) صحیح بخاری حدیث (3461) ۔

دعوت الی اللہ کا کام ایک عظیم الشان اور جلیل القدر عمل ہے جس کے ذریعہ لوگوں کو اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت کی طرف لایا جاتا اور انہیں اندھیروں سے روشنی کی طرف منتقل کیا جاتا اور شر کی جگہ خیر وبھلائی اور باطل کی جگہ حق لایا جاتا ہے ۔

لھذا جو بھی دعوت الی اللہ کا کام کرنا چاہتا ہے اسے علم وفقہ اور صبر وحلم اور نرمی ومہربانی کی ضرورت پڑتی اور اس کا محتاج ہوتا ہے اور اسے مال ودولت اور وقت صرف کرنا پڑتا ہے اور اسے لوگوں کے حالات وعادات کا علم بھی رکھنا ہوتا ہے تاکہ انہیں صحیح طریقے سے دعوت دی جاسکے ۔

اللہ تبارک وتعالی نے دعوت کے اصول بیان کرتے ہوئے فرمایا :

{لوگوں کو اپنے رب کی راہ کی طرف حکمت اور بہترین نصیحت کے ساتھ بلایئے اور ان سے بہترین طریقے سے گفتگو کیجئے یقینا آپ کا رب اپنی راہ سے بہکنے والوں کو بھی بخوبی جانتا ہے اور وہ راست پر چلنے والوں سے بھی پوری طرح واقف ہے} النحل (125) ۔

اور اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر احسان کرتے ہوئے کچھ اس طرح فرمایا :

{اللہ تعالی کی رحمت کے باعث آپ ان نرم دل ہیں اور اگر آپ بدزبان سخت دل ہوتے تو یہ سب آپ کے پاس سے دور بھاگ جاتے آپ ان سے درگزر کریں اور ان کے لیے استغفار کریں اور کام کا مشورہ ان سے کیا کریں ، پھر جب آپ کا پختہ ارادہ ہوجائے تو اللہ تعالی پر بھروسہ کریں ، بے شک اللہ تعالی پر توکل کرنے والوں سے محبت کرتا ہے} آل عمران (159) ۔

اور بعض اوقات دعوت الی اللہ کا کام کرنے والے کو دعوتی کاموں میں بحث وجدال کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہے اور پھر خاص کر اہل کتاب کو دعوت دیتے ہوئے یہ ضرور پیش آتا ہے اس کے بارہ میں بھی اللہ تعالی نے ہمیں حکم دیا ہے کہ جب معاملہ بحث اور جدال ومناقشہ تک جا پہنچے تو ہمیں اچھے اور احسن انداز سے بات چیت اور بحث کرتے ہوئے نرمی اور مہربانی سے کام

لے کر اسلام کی مبادیات ان کے سامنے اسی طرح صاف شفاف رکھنی چاہیے جس طرح کہ ان کا نزول ہوا ہے اور اس میں ہیں نرمی سے کام لینا چاہیے نہ کہ جبر و سختی سے جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا ہے :

.{اور اہل کتاب کے ساتھ بحث ومباحثہ عمدہ اور اچھے طریقے سے کرو مگر ان کے ساتھ جو ان میں ظالم ہیں اور صاف اعلان کردو کہ ہمارا تو اس کتاب پر بھی ایمان ہے جو ہم پر اتاری گئی ہے اور اس پر بھی جو تم پر اتاری گئی ہے اور ہمارا اور تمہارا الہ و معبود ایک ہی ہے اور ہم سب اسی کے حکم کے مطیع ہیں}.العنکبوت (46) .

دعوت الی اللہ میں فضل عظیم اور اجر جزیل پایا جاتا ہے .

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(جس نے بھی کسی کو ھدایت کی راہنمائی کی اسے عمل کرنے والے جتنا ہی اجر و ثواب حاصل ہوگا اور ان کے اجر و ثواب میں کسی قسم کی کمی نہیں کی جائے گی ، اور جس نے بھی گمراہی کی دعوت دی اسے اس پر عمل کرنے والے کی طرح گناہ ہوتا ہے ان کے گناہوں میں کسی قسم کی کمی نہیں کی جاتی) صحیح مسلم حدیث نمبر (2674) .

توجب مادیت کی تعمیر وترقی کی تکمیل صبر وجھد کوشش کی محتاج ہے تو پھر نفوس کی تعمیر اور انہیں حق پر لانے کے لیے بھی صبر وجھد اور کوشش اور قربانی کی زیادہ ضرورت ہے .

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کی دعوت دیتے ہوئے کفار و یھود اور منافقین کی اذیت پر صبر و تحمل کا مظاہرہ کیا جنہوں نے انہیں جھٹلایا اور اذیتوں کے پہاڑ توڑے اور مذاق کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پتھر مار مار کر لہولہان کردیا ، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جادوگر اور مجنون کہا اور ان پر شاعر یا کاہن ہونے کی تہمت لگائی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر بھی صبر و تحمل سے کام لیا حتی کہ اللہ عزوجل نے ان کی مدد فرمائی اور دین اسلام کو غالب فرمایا لھذا داعی پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا ضروری ہے .

فرمان باری تعالی ہے :

.{پس آپ صبر کریں یقینا اللہ تعالی کا وعدہ سچا ہے آپ کو وہ لوگ جو یقین نہیں رکھتے ہلکا (بے صبری) نہ کریں}.الروم (60) .

توسب مسلمانوں پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا اور پیروی و اطاعت واجب اور ضروری ہے لھذا دعوت اسلام دیتے وقت ان کے راستے پر چلتے ہوئے اللہ تعالی کے راستے میں تمام تکلیفوں کو برداشت کرنا اور صبر تحمل کرنا ضروری اور واجب ہے جس طرح کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی صبر و تحمل اور برداشت کا مظاہرہ کیا .

اللہ جل شانہ کے فرمان کا ترجمہ کچھ اس طرح ہے :

.{یقینا تمہارے لیے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں ہر اس شخص کے لیے عمدہ نمونہ موجود ہے جو اللہ تعالی اور قیامت کے دن کی توقع رکھتا اور بکثرت اللہ تعالی کی یاد کرتا ہے}.
الاحزاب (21) .

امت کی سعادت وفلاح و کامیابی دین اسلام کی اتباع اور اقتدا کرنے میں ہی ہے اور اسی لیے اللہ تعالی نے دین اسلام کی سب لوگوں کو تبلیغ کرنے کا حکم دیا ہے .

اس کا حکم دیتے ہوئے اللہ تعالی نے کچھ اس طرح فرمایا :

.{یہ قرآن تمام لوگوں کے لیے اطلاع نامہ کہ اس کے ذریعہ سے ہوشیار کردیے جائیں اور بخوبی معلوم کرلیں کہ اللہ تعالی ایک ہی معبود ہے اور تاکہ عقلمند لوگ سوچ سمجھ لیں}.ابراھیم (52) .